سوال

حدیث قدسی (کنت سمعہ الذی یسمعہ بہ وبصرہ۔۔الخ) کا معنی

جواب

الحمد للہ

جب مسلمان اللہ تعالی کے فرض کردفرائض اداکرنے کے بعد نوافل اوراطاعت کے ساتھ اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا اورپھر حتی الوسعہ اسے مستقل طورپرکرتا ہے تواللہ تعالی اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہے، توجوکچھ بھی وہ کرتا یاچھوڑتا ہے اس میں اللہ تعالی کی مدد شامل ہوتی ہے۔
توجب وہ سنتا ہے توسننے میں اللہ تعالی کی طرف سے مدد شامل حال ہوتی ہے جس کی بنا پروہ خیراوربھلائی کے علاوہ کچھ سنتا ہی نہیں، اورحق کے علاوہ کسی چیزکوقبول ہی نہیں کرتا، اوراللہ تعالی کی مدداورتوفیق سے باطل اس سے دورکردیا جاتا ہے، تووہ حق کوحق اورباطل کوباطل سمجھتا ہے۔

اورجب کسی چیزکوپکڑتا ہے تواللہ تعالی کی طرف سے قوت سے پکڑتا ہے تواس کی یہ پکڑاس تعالی کی پکڑسے حق کی مددونصرت ہوتی ہے، اورجب چلتا ہے تواس کا چلنا اللہ تعالی کی اطاعت اورطلب علم اوراللہ تعالی کے کلمہ کوبلند کرنے کےلیے جہادفی سبیل اللہ کی طرف ہوتا ہے، اجمالی طورپرہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کے ظاہری اورباطنی اعضاء کے ساتھ جوبھی عمل ہوتا ہے وہ اللہ تعالی کی راہنمائی اورھدایت اوراللہ تعالی کی قوت کے ساتھ ہیں۔

تواس سے یہ صاف ظاہرہوتا کہ اس حدیث میں وحدۃ الوجودیا حلول کا عقیدہ نہیں کہ اللہ تعالی اپنی مخلوق میں حلول کرجاتا یا پھرمخلوق میں کسی ایک سے متحد ہوجاتا ہے۔

اس کی راہنمائی حدیث کے آخری حصہ میں موجود ہے جس میں اللہ تعالی کا فرمان ہے (اوراگروہ مجھ سے طلب کرتا ہے تومیں اسے دیتا ہوں، اوراگروہ میرے ساتھ پناہ طلب کرتا ہے تومیں اسے پناہ دیتا ہوں)۔

اوربعض احادیث میں یہ آیا ہے کہ:

(تووہ میرے ساتھ سنتا اورمیرے ساتھ دیکھتا ہے۔۔۔الخ) تواس میں حدیث کے ابتدائی حصہ کی مرادکی طرف راہنمائی ملتی ہے، اورسائل اورمسئول اوراسی طرح پناہ دینے والے اورطلب کرنے والی کی تصریح بھی ہے۔

تویہ حدیث اس دوسری حدیث قدسی کی طرح ہی جس میں اللہ تعالی فرماتا ہے: (اے میرے بندے میں بیمارہوا توتونے میری عیادت نہیں کی۔۔الخ) توان میں سے ہرایک حدیث کا آخری حصہ پہلے حصے کی شرح کرتا ہے، لیکن خواہشات کے پیچھے چلنے والے متشابہ نصوص کی پیچھے چلتے اورمحکم نصوص سے اعراض کرتے ہیں تواس بنا پروہ سیدھی راہ سے گمراہ ہوئے۔۔